سوال

(666)لڑکی والوں کی طرف سے برات

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ بارات کو جو کھانا لڑکی والوں کی طرف سے دیا جاتا ہے اس کھانا جائز ہے یا نہیں ۔ اور وہ کھانا عقد سے پہلے ہونا چاہیے یا بعد بینوا جروا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

احادیث صحیح دعوت قبول کرنے کی بہت تاکید ہے خصوصا وہ دعوت جو عقد نکاح کی خوشی میں ہو حضرت ابن رضی اللہ عنہ کی متفق علیہ روایت ہے ۔ اس فتوی کا حوالہ مبطوعہ جلدوں میں کیوں نہیں دیا۔ اڈیٹر)

2.بخاری مسلم میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اس

شر الطعام الولیمۃ تدعی لہا الاغنیاء وتترک الفقراء ومن لم یجب الدعوۃ فقد عصی اللہ ورسولہ

حضور ﷺ نے فرمایا شر الطعام وہ ولیمہ کا کھانا ہے کہ جس کے لئے اغنیاء بلائے جاتے ہیں اور فقرا چھوڑدیئے جاتے ہیں پھر فرمایا کہ جس نے دعوت قبول نہیں اس نے خدااور رسول کی نافرمانی کی اس لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ ایسا نہ کیا جائے کہ اغنیاء بلائے جایئں اور فقرا چھوڑدیئے جایئں ورنہ وہ طعام ولیمہ شر الطعام ہوجائے گا اور یہ بھی ضرور ہے کہ جب ولیمہ کی دعوت دی جائے تو ضرور شرکت کی جائے ورنہ خدااور رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی ہوگی جن علماء نے دعوت قبول کرنے کو واجب کہا ہے اس روایت سے بھی ان کا استدلال ہے قاضی شوکانی نیل الاوطاء میں کہتے ہیں ۔ دعوت ولیمہ قبول کرنے کی احادیث صحیح میں بہت تاکید ہے بعض میں ولیمۃ العرس کی قید ہے بعض میں مطلق ولیمہ ہے لیکن ولیمۃ العرس میں کوئی قید نہیں ہے کہ زوج کی جانب سے یا زوجہ کی جانب سے جس کی جانب سے بھی ہو قبول کرنا ضرور ہے ولیمہ کے مفہوم کو سمجھنے سے احادیث کا مطلب واضح ہوجائے گا قاضی شوکانی بعض ائمہ لغت سے نقل کرتے ہیں -دعوت کو قبول کرو اجب اس کے لئے بلائے جاؤ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ شادی اور غیر شادی کی دعوت میں آیا کرتے تھے اور روزہ دار ہوتے تاہم آتے 1/12 بخاری اور مسلم کی روایت ہے کہ سب سے برا کھانا اس ولیمہ کا کھانا ہے کہ جس میں اغنیاء بلائے جاتے ہیں اور فقر چھوڑدیئے جاتے ہیں اور جس نے بلا عذر دعوت قبول نہیں کی اس نے خدااور رسول کی نافرمانی کی 2 ۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ شر الطعام وہ ولیمہ کا کھانا ہے کہ جس کے لئے صرف غنیاء بلائے جاتے ہیں اور فقرا چھوڑدیئے جاتے ہیں ابو الفضل محمد عند الحمید غفر ر3 اس حدیث سے ان لوگوں نے استدلال کیا ہے کہ دعوت کرنا واجب ہے اس لے کہ عصیان کا اطلاق نہیں ہوتا مگر ترک واجب پر اور ابن عبد البر قاضی عیاض اور امام نودی نے نقل کیا ہے کہ ولیمۃ العرس کی دعوت کے قبول کرنے کے واجب ہونے پر اتفاق ہے 4/14 فتح میں ہے کہ جمہور شافعیہ اور حنابلہ نے صر

صحیح کردی ہے کہ وہ فرض عین ہے اوراس پر امام مالک کی نص ہے 5/ولیمہ کا اطلاق ہر طعام پر ہوتا ہے جو خوشی میں کیا جائے اور ولیمتہ العرس۔یعنی ہر دعوت کو جو خوشی کے موقع پر کی جائے ولیمہ کہتے ہیں لیکن ولیمتہ العراس میں یہ لفظ مطلق استعمال ہوتا ہے اور دوسرے دلائم میں قیودات مخصوصہ کے ساتھ پھر آگے لکھتے ہیں۔یعنی ابن عبدالبر نے اہل لغت کا قول نقل کیا ہے اور خلیل وثعلب سے بھی یہی منقول ہے اور جوہری وابن الاثیر کا اسی پر اعتماد ہے کہ خاص عرس کو ولیمہ کہتے ہیں مگر ان کے اقوال میں بھی کوئی قید نہیں کہ عرس عورت کی جانب سے ہو یا مرد کی جانب سے نکاح کی خوشی میں جس جانب سے بھی ہو گا وہ ولیمہ ہے ابن ثیر اسدالغابہ لکھتے ہیں۔کہ ام حبیبہ بنت ابی سفیان کا نجاشی نے حبشہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عقد کیا تو عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ام المومنین ام حبیبہ کی طرف سے گوشت کا ولیمہ کیا اور ابن حجر عقلانی اصابہ میں لکھتے ہیں کہ ابن سعد نے اسمعیل بن عمرو بن سعید الاموی کے واسطے سے ام المومنین ام حبیبہ کے عقد کا قصہ نقل کیا ہے اس میں ہے

وعمل لهم النجاشي طعاما فاكلوا

یعنی نجاشی نے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے کھانا تیار کیا اور صحابہ نے کھایا مواہب دنیا میں ہے کہ جب نجاشی نے مہر کے دینار حضرت خالد بن سعید کے سپرد کئے اور حضرت خالد نے قبضہ کر لیا تو سب نے اٹھنے کا ارادہ کیا تو نجاشی نے کہا

فقال اجلسوافان سنة الانبياء اذاتزوجواان يوكل طعام على التزويج فدعابطعام فاكلوا ثم تفرقوا

مولانا عبدالحی صاحب مرحوم مجموعہ فتاوی میں بعض اس تفتا کے جواب میں لکھتے ہیں کہ بارات کے لوگوں کو کھانا کھلانا دلہن والوں کی طرفسے درست ہے بلکہ یہی طریقہ ماثورہ حضرات انبیاء رحمۃ اللہ علیہ سے ہے مدارج النبوۃ وغیرہ میں اس کی تصریح موجود ہے الغرض لڑکی والے کھانا کھلائیں لیکن پہلے دعوت دے دیں تو دعوت کا قبول کرنا علی اختلاف الاقوال واجب فرض یا سنت ہوگا وقت کی تعیین دعوت دینے والے کے اختیار میں ہے مگر مذکورہ روایتیں اور جتنی روایتیں اس باب میں معلوم ہیں ان سے اتنا معلوم ہوتا ہے کہ ولیمتہ العرس۔میں بلاقید استعمال ہوتا دوسرے دلائم میں قید کے ساتھ 1/12 ابن عبدالبر نے اہل لغت سے نقل کیا ہے اور یہی خلیل وثلعب سے مروی ہے اور اسی کا جوہری العدا بن الاثیر نے یقین کیا ہے کہ ولیمہ کا وہی کھانا ہے جو خاص شادی کے موقع پر ہوتا ہے 2 تب نجاشی نے کہا بیٹھے انبیاء رحمۃ اللہ علیہ کی یہ سنت ہے کہ جب وہ لوگ تزویج کی خوشی میں کھانا کھایا جاوئے اس نے بعد نجاشی کھانا منگوایا اور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کھایا تب لوگ متفرق ہوئے۔عقد کے بعد ہی ماثور ومنقول ہے یہ جو کچھ لکھا گیا دعوت قبول کرنے کا حکم ہے لیکن باوجود اس کے اگر منع کے وجوہ پائے جائے تو شرکت منع ہو جائے گی جس طرح دوسری دعوتیں منع ہو جاتی ہیں مثلاً حرام کے پسہ سے دعوت دی جائے سودخوار رقاصہ اور قحبہ عورتیں یا اور کو یہ جس پسہ بالکل حرام کا ہو دعوت دے یا مثلاً دسترخوان پر شراب دوسرے محرمات ہوں یا رقص وسرود ہو یا دعوت دینے والا مجاہر بالفسق ہو یا دعوت سے مقصود یا وسمعہ ہو اور مقصود مفاخرت ہو یا جیسا کہ حدیث میں ذکر ہوا نام وشہرت کے لئے اغنیاء کو دعوت دی گئی ہو فقرا چھوڑ دیئے ہوں یا لڑکی والوں کی حثیت نہ ہو مگر برادری کے خوف یا لڑکے والوں کے دباؤ کی وجہ سے سودی یا غیر سودی قرض لے کر مجبورا دعوت دی جائے جب اس قسم کی باتیں دعوت میں شامل ہوں تو کسی طرح کی دعوت ہو اس میں شرکت منع ہو جاتی ہے قاعدہ یہ ہے کہ منکرات جس درجہ کے ہوں شرکت کا حکم اسی درجہ میں منع ہو گا انصاب الاحتساب وغیرہ میں اس کی تصریح ہے لہذا اگر وہ حرام قطعی ہیں تو بع د علم کے شرکت بھی حرام ہو گی مکروہات ہیں تو مکروہ ہو گی اور اگر شرکت کے بعد منکرات کا علم ہو تو اس میں تفصیل ہے ہدایہ وغیرہ میں بالتفصیل مذکو ہے۔

1 جواب صحیح ہے لڑکی والوں کی طرف سے براتیوں کو کھانا شرعا جائزو درست ہے بشرطیکہ ان خرابیوں سے پاک ہو جن کا ذکر جواب کے اخیر میں ہے اور یہ کھانا عقد سے پہلے اور بعد دونوں طرح جائز ہے لیکن عقد کے بعد بہتر ہے شمس العلماء محمد یحیی عفی عنہ مدرس اول مدرسہ عالیہ کلکتہ۔

صحیح الجواب واللہ سبحانہ وتعالی اعلم بالصواب نذیر الدین عفی عنہ مدرس مدرسہ عالیہ کلکتہ۔الجواب صحیح مولانا محمد اسحاق صاحب واعظ مدرسہ حسنیہ دہلی الجواب صحیح مولانا محمد خلیل الرحمن صاحب چاٹگام۔الجواب صحیح مولانا محمد خلیل الرحمن صاحب مہتمم مدرسہ حسنیہ دہلی (اسشتہار مطبوعہ جید برقی پریس دہلی۔)

نوٹ اصل اشتہار ہمارے پاس ریکارڈ میں محفوظ ہیں

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد 2 ص 677

محدث فتویٰ